بقاء اور احیاء کا منطقی لازمہ

نظریاتی نشاۃ ثانیہ کی ابھرتی ہوئی تحریک کو مثبت و مؤثر سمتیں دینے کے لیے دنیائے تعلیم و تہذیب میں اس قسم کے اقدامات ناگزیر ہیں۔ اس حقیقت کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہیں کہ نظریاتی لگن کے بغیر تعلیم اور زندگی میں تعمیر و تخلیق کی آس لگائے رکھنا جنت الحمقاء میں بسنے کے مترادف ہے۔ اس لیے اگر ہم ایک نظریاتی مملکت کی حیثیت سے اپنی بقاء اور احیاء کے واقعی خواہشمند ہوں تو ان تمام تعمیری اطراف کی جانب بلا تامل پیش رفت لازمی ہے جو ملی تعلیمی پالیسی میں نظریاتی لگن کو اولیت دینے کا منطقی نتیجہ ہیں۔

(ڈاکٹر عبدالرؤف)

یہ زندگی تری، تجھے شرم و حیا نہیں

عبدالرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

مقصودِ زیست سے جو بشر آشنا نہیں — وہ نام کا بشر ہے مگر کام کا نہیں
انسان معاملات میں جو بھی کھرا نہیں — وہ لاکھ پارسا ہو مگر پارسا نہیں
جو اپنی مشکلات بھی خود حل نہ کر سکے — وہ کوئی ہو کسی کا بھی مشکل کشا نہیں
مکر و فریب، بادہ و ساغر، سرود و رقص — یہ زندگی تری، تجھے شرم و حیا نہیں
لایا ہے کون اُن کو عدم سے وجود میں — جو لوگ کہہ رہے ہیں وجودِ خدا نہیں
اللہ کا کرم ہے کہ اللہ کے سوا — یہ سر کسی کے سامنے اب تک جھکا نہیں
مستِ مئے نشاط جو رہتا ہو رات دن — اک راہ زن ہے قوم کا وہ راہنما نہیں
گھبرا نہ اے مریض، خدا پر نگاہ رکھ — ایسا کوئی مرض نہیں جس کی دوا نہیں
دُکھ ہو، کہ سُکھ تو مرضئ مولا پہ سر جھکا — مومن نہیں جو پیکرِ صبر و رضا نہیں
اُس سے کسی بھی فائدے کی آس رکھ نہ تُو — سینے میں جس کے دل تو ہے خوفِ خدا نہیں
تو سامنے رہے مرے میں سامنے ترے — اِس کے سوا کوئی بھی مرا مُدعا نہیں

وہ جا رہا ہے محفلِ دُنیا سے دوستو
عاجز کو رنگِ محفلِ دُنیا جچا نہیں